International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 01, Jan-Jun 2024
PP:142 -157

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

تفسیر معالم القرآن کا اسلوب و منہج اور خصائص: تحقیقی مطالعہ

Interpretation, Commentory And features of Tafseer Mualim ul Qura'n: A Research Review

Sadia Shehzadi
M. Phil Scholar, Institute of Arabic and Islamic Studies, GCWU, Sialkot
Dr. Aqsa Tariq
Lecturer, Institute of Arabic and Islamic Studies, GCWU, Sialkot

Abstract

Maulana Muhammad Ali Khandwlai was a great Islamic scholar. He was an erudite, scholarly and learned person. God had endowed with not only kindness but also insight into truth. Maulana contributed to the extensive and detailed explanation of "Moalim ul Qur'an" in his last years of life. If Maulana Muhammad Ali Saddiqi had been able to complete in time it would have been the best book of all times. Hence, if any explanation would be written which would be the crux and soul of all the possible explanations, it would benefit not only a single creed of thought but all the creeds in a satisfactory manner. Maulana Khandawali had this driving force behind writing a detailed explanation. Maulana Sahib had published only twelve editions and he kicked the bucket. The crux and skimmed ideas of subcontinent's explanatory trends and twentieth century explanation is amazingly summarized in Maulana's Arabic explanation. In this explanation, each Ayat of Holy Quran has been beautifully and logically explained in "Moalim ul Qur'an". In addition to that the references to authentic books have been added. At the end of "Moalim ul Qur'an" the tabular comparison of the different creeds of thought has been amazingly conducted by research and study. The purpose of research has been kept under focus by analyzing the explanatory ideas, reformatory ideologies and idiosyncratic opinion of all the scholars. The nature of this article is exploratory and comparison of different scholars. After the explanation of books, Maulana Muhammad Ali Saddiq's ideologies have been brought to light.

Keywords: Methodology, Ideology, Review, Exegeges

تعارف: تفسیر معالم القرآن مولانا محمد علی صدیقی کاندھلویؒ کی نہایت بلند پایہ تصنیف ہے۔ تفسیر معالم القرآن ایک عام فہم اور تفسیری معلومات سے دلبریز تفسیر ہے۔ مولانا نے اپنی زندگی کے تقریباً پندرہ سال گوشہ نشینی کی حالت میں گزارے۔ آپ کا اوڑھنا بچھونا ہی تدریس و تحقیق تھا اس دوران میں "معالم القرآن" کے نام سے آپ ایک عظیم تفسیر تالیف فرما رہے تھے۔ ابھی بارہ (۱۲) پارے ہی مکمل ہوئے تھے کہ داعی اجل کو لبیک کہا یہ تفسیر تمام مستند و معتبر قدیم و جدید تفاسیر کی

CC BY

تلخیص ہے۔اس کی زبان موثر اور سلیس ہے جبکہ بیان انتہائی سادہ اور نفیس۔اس تفسیر میں دین و دنیا کے قدیم و جدید آنے والے مسائل کا حل بتایا گیا ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت ابو بکر صدیق سے ملتا ہے۔مولانا محمد علی کاندھلوی بن حکیم صدیق احمد بن رحیم اللہ بن عزیز اللہ بن حکیم حفیظ اللہ [1]۔مولانا محمد علی صدیقی کاندھلویؒ یکم ربیع الاول ۱۳۲۸ھ بمطابق ۱۲ مارچ بروز ۱۹۱۰ء بروز پیر ضلع مظفر نگر کے مردم خیز قصبہ کاندھلہ کے محلہ مولویاں میں پیدا ہوئے۔آپ کی والدہ نے آپ کا نام احمد علی رکھا، آپ کے والد صاحب آپ کو پیار سے حیدر کہتے تھے، جب کہ لوگوں نے بعد میں محمد علی کہنا شروع کر دیا اور یہی آپ کا نام مشہور ہو گیا۔[2] مولانا محمد علی صدیقی کاندھلویؒ اپنی زندگی کی تقریبا ۸۲ منزلیں طے کر کے ۱۶ دسمبر ۱۹۹۲ء بروز بدھ سبق کے دوران فالج کا اٹیک ہوا، جس سے آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔اور اپنے چاہنے والوں کے دلوں میں اپنی جدائی کا غم چھوڑ گئے۔ آپ کو دارالعلوم کے قریب باب الشہید نامی قبرستان میں مدفون ہیں۔[3] مولانا محمد علی کاندھلویؒ کا اپنا ایک اسلوب تحریر ہے جو کہ عام مصنفین کے ہاں بہت کم ملتا ہے۔ذیل میں اس کا ذکر کیا جارہا ہے۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ: اسلام تمام دنیا کو امن و سلامتی فراہم کرتا ہے۔اس سلسلے میں دین اسلام نے احکامات کے ساتھ ساتھ معاملات پر بھی زور دیا ہے۔ موضوع کے حوالے سے مختلف کتب اور مقالہ جات میں جزوی بحث ملتی ہے جس میں بکھرے ہوئے مواد کی صورت میں بات کی گئی ہے۔اس کے پیش نظر کئی کتب میں اس موضوع پر خاکہ فرسائی کی گئی ہے۔لیکن اس موضوع کے حوالے سے پہلے کام نہیں کیا گیا ہے لہذا اس موضوع پر قابل قدر کام کی ضرورت ہے اس لیے اس کی اہمیت کے پیش نظر کوشش کی گی ہے کہ اس میں قرآن و حدیث کے احکامات کو واضح کیا جائے اور اس کے مذموم پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے۔ لیکن اس موضوع کے متعلق درج ذیل مقالہ حسب ذیل ہیں۔ڈاکٹر محمد حمید اللہ۔حیات و تفردات (ایک مقالہ کا تحقیقی جائزہ)، ڈاکٹر حافظ افتخاراحمد، شعبہ: علوم اسلامیہ، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور، 2002، مولانا شبلی نعمانی کے چند تفردات اور ضعف استدلال سیرہ النبی کی روشنی میں ایک ناقدانہ جائزہ، محقق: ڈاکٹر منیر احمد، شعبہ: علوم اسلامیہ، ایرڈ ایگریکلچر یونیورسٹی، راولپنڈی، 2017، شامل ہین۔

مقاصد تحقیق: دوران تحقیق اس مقالہ مین مندرجہ ذیل مقصد کو سامنے رکھا گیا: "تفسیر معالم القران مین مولانا محمد علی صدیقیؒ کے تفسیری منہج واسلوب کا جائزہ لینا"۔

منہج واسلوب تحقیق: یہ مقالہ بیانیہ تحقیق پر مشتمل ہے۔اس میں بیانیہ طرز اسلوب اختیار کرتے ہوئے مولانا محمد علی صدیقیؒ کی حالات زندگی کے بارے میں، تدریسی اور علمی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

اسلوب و منہج کے مفاہیم:

اسلوب عربی زبان کا لفظ ہے، جس کا معنی مذہب، ڈھنگ، طریقہ اور روش کے ہیں۔[4]

لفظ اسلوب انگریزی زبان میں اسٹائیل کے لیے استعمال ہوتا ہے،یونانی میں اسٹائیلاز(stylos) اورلاطینی زبان میں اسٹائلس(stylus) اورفارسی میں سبک کہتے ہیں۔ جس کے معنی طرز ادااور طرز بیان کے ہیں،یعنی وہ روش جس سے کوئی انشاء پرداز شاعر اپنے افکار کو بیان کرتا ہے۔ اسلوب کی تعریف دیگر علماء نے مختلف طرز میں کی ہے۔ مڈلٹن مرے نے اسٹائیل کی تعریف یوں کی ہے:

"Style means that personal idiosyncrasy of expression by which we recognize writer."[5]

اسلوب اظہار خیال کاوہ منفرد اور مخصوص طریقہ ہے،جو مصنف کی شخصیت کے تابع ہوتا ہے۔

ایلن وارنر نے اسٹائیل کی تعریف یوں بیان کی ہے:

"The style is a way of writing a manner of expressing ones thoughts and feelings in words."[6]

"اسلوب اس طرز بیان اور طرز تحریر کا نام ہے، جس کے ذریعہ ایک شخص اپنے خیالات اور جذبات کو الفاظ میں بیان کرتا ہے۔"

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اسلوب اس طرز بیان اور اظہار خیال کا نام ہے جس کے ذریعے ایک انسان اپنے خیالات اور اظہارات کو الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

منہج کا معنی: لغت میں کہا جاتا ہے نہج الطریق نہجا ونہوجا یعنی راستے کاواضح ہونا یا ظاہر ہونا،اسی سے ہے "طریق نہج "یعنی واضح راستہ۔ اسی طرح کہا جاتا ہے۔ نہجت الطریق میں نے راستہ اختیار کیا یا راستے پر چلا "فلان ینتہج سبیل فلان "فلاں آدمی فلاں کے راستے یا مسلک پر چلتا ہے۔والنہج ہو الطریق المستقیم نہج یہ سیدھے راستے کو بھی کہتے ہیں۔[7]

الغرض لفظ منہج عربی زبان میں اس راستے کو کہا جاتا ہے جس کی روشن صفات، ظہور، وضوح، اور استقامت ہو یعنی وہ طریقہ جو ظاہر واضح اور مستقیم ہو۔ قرآن مجید میں منہج کا لفظ نہیں آیا بلکہ اس کا مترادف کلمہ منہاج آیا ہے۔ ابن عباس فرماتے ہیں شرعۃ و منہاجا سے مراد راستہ اور طریقہ ہے اس کے علاوہ حدیث میں بھی لفظ منہج اور اس کے مترادفات موجود ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ لم یمت رسول اللہ حتیٰ ترککم علی طریق ناھجۃ،وفی روایۃ نہجاواضحا یعنی آپ نے تم کو مرتے وقت ایک واضح راستے پر چھوڑا۔

دکتور مفرح بن سلیمان القوسی کہتے ہیں کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب (منہاج الاستقامہ) میں منہج سے مراد وہ بے مثال اسلوب لیا ہے جس کو لازم پکڑنے سے اعتقاد و عمل اور عبادت میں استقامت اور اعتدال حاصل ہوتا ہے۔[8]

امام غزالی رحمہ اللہ نے منہج سے وہ اسلوب مراد لیا ہے جس کی اتباع ہر مسلمان اپنے اقوال و افعال اور اعمال و اعتقاد میں کرتا ہے۔**ابن القیم الجوزیہ رحمہ اللہ** نے اسے اصول و فروع میں صراط حق کی اتباع سے عبارت مانا ہے۔**الشیخ محمد امین الشنقیطی رحمہ اللہ** اس کی تعریف میں فرماتے ہیں کہ وہ سیدھا راستہ جس پر چل کر شارع علیہ السلام نے آسمانی شریعت کو امت اسلامیہ کے لیے نافذ کیا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ منہج وہ مکمل نظام الٰہی ہے جس کے زریعے تزکیہ نفس، نفس کی تقویم اور ہر قریب و دور خیر کی جانب رہنمائی کی جاتی ہے جو کہ تمام انسانوں کو محیط ہے۔

➢ **معالم القرآن کا اسلوب و منہج:**

ہر کتاب کی کچھ نہ کچھ خصوصیات اور امتیازی اوصاف ہوتے ہیں جن کی وجہ سے اسے مقبولیت ملتی ہے۔ایسی ہی ایک تفسیر معالم القرآن ہے۔جو کہ اپنے اسلوب و منہج کے لحاظ سے منفرد نوعیت کی حامل (تفسیر) ہے، جس میں قرآنی احکامات و مسائل کو جامع و مفصل اور عام فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔اس تفسیر میں ہر قسم کے اعتراضات کا مدّلل جواب دیا گیا ہے،اور ہر قسم کے شبہات کے ازالے کے لئے سیر حاصل بحث بھی کی گئی ہے۔معالم القرآن کے نمایاں اوصاف درج ذیل ہیں:

- اس تفسیر میں ایک مضمون کی طرح آیت کو بڑی خوبصورتی اور حسن ترتیب کے ساتھ یکجا بیان کرتے ہیں۔یہ تفسیر (معالم القرآن) تقریباً دیگر اہم تفاسیر کو احاطہ کیے ہوئے ہیں۔
- یہ تفسیر گویا تفسیر بیان القرآن[9]،جواہر القرآن[10]، تفہیم القرآن[11]، موضح القرآن[12]
- تفسیر ماجدی[13]،البحر المحیط[14]،ترجمان القرآن[15]، تفسیر حقانی[16]، تدبر القرآن[17] اور معارف القرآن[18] کا گویا خلاصہ ہے۔
- معالم القرآن میں دیگر تفاسیر کے ساتھ ساتھ کتابوں کا حوالہ بھی دیا گیا ہے، جیسے سیرت النبی ﷺ[19]، حجۃ البالغہ[20]، فتح الباری[21]، سیرت ابن ہشام[22] اور اظہار الحق[23] وغیرہ۔
- ہر آیت کا پہلی آیت سے نہایت عمدہ تعلق اور ربط بیان کیا گیا ہے۔
- اس تفسیر میں سورت کا نام، سورت کا موضوع، زمانہ نزول، مقام نزول اور شان نزول نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے۔
- معالم القرآن میں عربی قواعد و ضوابط کو بھی کافی حد تک استعمال کیا ہے، مثلاً اسم اشارہ، افعال، واحد، تثنیہ، جمع وغیرہ۔

- مولانا محمد علی صدیقی کاندھلوی نے اس تفسیر (معالم القرآن) کی بارہ (۱۲) جلدیں شائع کی ہیں، ہر جلد ایک پارے پر مشتمل ہے جیسا کہ قرآن مجید کے ۳۰ پارے ہیں جبکہ اس تفسیر کی ۱۲ جلدیں ہیں، کیونکہ اپنی وفات کے باعث مولانا محمد علی صدیقی اس تفسیر کو مکمل نہیں کر سکے۔
- ہر آیت کے ساتھ علمی فوائد اور فقہی مسائل بیان کیے گئے ہیں۔
- مولانا محمد علی کاندھلوی آیت سے متعلقہ احادیث لاتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ ان میں سے کون سی قابل حجت ہے اور کون سی قابل حجت نہیں ہے۔اس کے بعد صحابہ و تابعین اور دیگر علمائے سلف کے اقوال نقل کرتے ہیں۔
- فقہاء اربعہ کی آراء کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے۔
- مولانا محمد علی صدیقی نے سامعین کی آسانی کے لیے حدیث کا عربی متن نہیں لکھا بلکہ اردو ترجمہ لکھا ہے۔

مولانا محمد علی صدیقی نے پاروں کی وضاحت کے لیے درج ذیل اسلوب اختیار کیا ہے۔غرض یہ کہ ہر پارہ میں مولانا محمد علی صدیقی نے اس سورۃ کے حوالے سے تمام آیات کو الگ الگ مضامین کی صورت میں بیان کر کے ان آیات کے مقاصدی مفاہیم کو سمجھانے کی کوشش کی ہے تا کہ قارئین اس پارے میں موجود احکامات کو بہتر انداز سے سمجھ سکیں۔

i. **پارہ اوّل ایک نظر میں:** اس پارے میں کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی صفات و وحدانیت کا تذکرہ کیا ہے۔اسکے بعد توحید ورسالت کے حوالے سے آیات کا حوالہ دیا ہے۔نیز آخرت کی زندگی کے حوالے سے حاصل بحث کی ہے۔اس پارے میں مزید قرآن کے تعارف کے موضوع کے تحت اس کتاب میں موجود اجتماعی زندگی کے اصل و حقائق بیان کئے ہیں۔جن کو مثالوں کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔

ii. **پارہ دوم ایک نظر میں:** پارہ دوم میں مولانا محمد علی صدیقی نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر کیا۔اس کے بعد توحید ورسالت آیات کے ساتھ بیان کی ہیں۔نیز صحابہ کی ذمہ داریاں اور امت مسلمہ کو ان کے فرائض کے بارے میں بتایا گیا ہے۔اس کے علاوہ قرآن مجید کے تعارف کے ساتھ دستوری قواعد کے تحت اس کتاب میں موجود اخلاقی، اجتماعی اور معاشرتی قوانین کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

iii. **پارہ سوم ایک نظر میں:** اس پارے میں مولانا محمد علی صدیقی نے اللہ تعالیٰ کی صفات و توحید الوہیت و ربوبیت بیان کیا ہے۔اس کے بعد رسالت، معجزات و کرامات کا ذکر کیا ہے۔مزید مولانا نے ایمان واسلام کے اور صحابہ کرام کی خصوصیات کا تذکرہ کیا ہے۔اس کے علاوہ قرآن کے تعارف کے حوالے سے سیر حاصل بحث کی ہے۔مزید مالیاتی ضوابط کے ساتھ ساتھ اخلاقی، سیاسی، اجتماعی اور فوجداری قوانین کے حوالے سے بھی بحث کی ہے۔

iv. **پارہ چہارم ایک نظر میں:** اس پارے میں مولانا نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی صفات اور توحید وربوبیت کا تذکرہ کیا ہے۔اس کے بعد رسالت و نبوت کا ذکر کیا ہے۔مالیاتی، اجتماعی، اخلاقی، معاشرتی، دفاعی اور سیاسی قوانین کو بھی تفصل سے بیان کیا ہے۔ مولانا نے مزید اس پارے میں ایمان و جاہلیت، توکل و تفویض اور آخرت کی زندگی کے حوالے سے بحث کی ہے۔ اس کے علاوہ صحابہ کی خوبیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ دستوری قواعد اور اسلامی شعائر اور اہل کتاب کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

v. **پارہ پنجم ایک نظر میں:** اس پارے میں مولانا محمد علی صدیقی نے سب سے صفات الہیٰ و توحید الوہیت کا تذکرہ کیا ہے۔اس کے بعد رسالت و نبوت کے حوالے سے آیات کا حوالہ دیا ہے۔نیز دستوری قواعد کے عنوان کے تحت اس کتاب میں موجود اجتماعی، اخلاقی، معاشرتی، دفاعی، فوجداری اور سیاسی قوانین کے اصل حقائق کو بیان کیا ہے۔ مزید آخرت کی زندگی اور نفاق کے چہرے کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔ دستوری قواعد اور اسلامی شعائر کو آیات کے ذریعے بیان کیا ہے۔

vi. **پارہ ششم ایک نظر میں:** اس پارے میں مولانا محمد علی صدیقی نے پہلے صفات الہیٰ و توحید الوہیت وربوبیت کا ذکر کیا ہے۔اس کے بعد رسالت و نبوت کا آیات کے ساتھ بیان ہے۔نیز اجتماعی، اخلاقی، معاشرتی، دفاعی، فوجداری اور سیاسی قوانین کے اصل حقائق کو اس کتاب میں بیان کیا ہے۔اس کے بعد عدلیہ کے ضوابط اور نفاق کے چہرے کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔اس کے علاوہ مولانا نے صحابہ کا چہرہ، اسلامی شعائر کو بیان کیا ہے۔مزید ایمان کے تقاضے اور آخرت کی زندگی کو آیات کے ساتھ بیان کیا ہے۔

vii. **پارہ ہفتم ایک نظر میں:** اس پارے میں مولانا نے سب سے پہلے شرک کا تذکرہ کیا ہے۔اس کے بعد توحید اور صفات الہی کا ذکر کیا ہے۔نیز حضور انور اور حضرت عیسیٰ کے حوالے سے بحث کی ہے۔ دعوت و تذکیر اور قرآن کا بھی ذکر ملتا ہے۔مزید اس تفسیر میں مولانا نے صحابہ کا چہرہ، حیات بعد الموت، اخلاقی، اجتماعی، سیاسی، معاشرتی اور عدلیہ کے قوانین کا تذکرہ ہے۔اس کے علاوہ اسلامی شعائر کے بارے میں بھی بتایا گیا ہے۔

viii. **پارہ ہشتم ایک نظر میں:** اس پارہ میں مولانا محمد علی صدیقی نے پہلے صفات الہیٰ اور شرک کا تذکرہ کیا ہے۔اس کے ساتھ دستوری قواعد اور ایمان واسلام کے بارے میں بتایا گیا ہے۔اس کے بعد سیاسی، مالیاتی، اخلاق ، معاشرتی اور اجتماعی قوانین کا ذکر کیا ہے۔اس کے بعد توحید و رسالت کا آیات کے ساتھ بیان ملتا ہے۔ نیز آخرت کی زندگی، قرآن کی دعائیں، قرآنی تمثیلات اور قرآن کے قصے کے بارے میں بھی بحث کی گئی ہے۔

ix. **پارہ نہم ایک نظر میں:** اس پارہ میں مولانا محمد علی صدیقی نے پہلے صفات الٰہی اور شرک کا ذکر ہے۔ اس کے بعد سیاسی، اخلاقی، معاشرتی اور اجتماعی قوانین کا ذکر زیر بحث ہے۔ اس کے بعد توحید عبادت کا آیات کے ساتھ بتایا گیا ہے۔ مزید رسالت و نبوت، صحابہ کا چہرہ اور ایمان و اسلام کا تفصل کے ساتھ ذکر ملتا ہے۔ نیز آخرت کی زندگی، قرآن کی دعائیں، قرآنی تمثیلات اور واقعات قرآنی کے بارے کا ذکر کیا گیا ہے۔

x. **پارہ دھم ایک نظر میں:** اس پارہ میں مولانا محمد علی صدیقی نے پہلے اللہ سبحانہ کی صفات و احوال و شئون کا ذکر ہے۔ اس کے بعد اسلامی معاشرت کا ذکر کیا گیا ہے نیز اس پارہ میں اجتماعی، دفاعی، اخلاقی قوانین کا ذکر زیر بحث ہے۔ اس کے بعد طمانیت و سکنیت کا ذکر تفصل کے ساتھ بتایا گیا ہے۔ نیز آخرت کی زندگی، صحابہ کا چہرہ، اسلامی شعائر اور تاریخی واقعات کے بارے کا بیان کیا گیا ہے۔

xi. **پارہ یازدھم ایک نظر میں:** اس پارہ میں مولانا محمد علی صدیقی نے سب سے پہلے توحید و رسالت کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کے بعد سیاسی، مالیاتی، اخلاقی، معاشرتی اور اجتماعی قوانین کا ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن مجید کی خصوصیات کا تذکرہ ملتا ہے۔ اس کے بعد توحید و رسالت کا آیات کے ساتھ بیان ملتا ہے۔ نیز آخرت کی زندگی اور اللہ کی صفات کے بارے میں سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

➢ **تفسیر معالم القرآن کے خصائص:**

تفسیر معالم القرآن ایک عام فہم اور تفسیری معلومات سے دلبریز تفسیر ہے۔ اس میں قرآن مجید کے مطالب و معانی کو عمدہ پیرایہ میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کے مفسر کو قرآن مجید سے خاص شغف اور قلبی لگاؤ تھا، اور تعلیمات قرآن مجید کو عام کرنا اور اس کی ترویج و اشاعت ان کا زندگی بھر کا نصب العین اور اولین مقصد رہا۔ اس لیے اس تفسیر کی ترتیب نے انتہائی عرق ریزی سے کام لیا گیا ہے۔

سبب تالیف (تفسیر معالم القرآن): اپنی اس تفسیر معالم القرآن کی تالیف کا سبب بیان کرتے مولانا محمد علی صدیقی کاندھلویؒ یوں لکھتے ہیں کہ انجمن دارالعلوم شہابیہ نے "ارشاد" نامی ماہنامہ شروع کیا۔ اس میں دعوت قرآنی کے عنوان سے تفسیر قرآن مجید کا آغاز ہوا۔ احباب نے اس ماہنامے کو بہت پسند کیا لیکن ارشاد ابھی اپنی زندگی کے ابتدائی مراحل میں تھا کہ بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر اس کو بند کر دینے کا فیصلہ کر لیا اور فیصلے کے ساتھ ہی ارشاد کے حلقہ احباب کو خطوط کے ذریعے اس کی اطلاع کر دی احباب نے ارشاد کے بند ہونے پر افسوس کا اظہار کیا اور دعوت قرآنی کا سلسلہ جاری رکھنے کا مشورہ دیا۔ کام کی عظمت اور اپنی علمی بے مائیگی کے پیش نظر طبیعت اس کے لئے تیار نہ تھی۔ لیکن اس خیال سے طبیعت کو بڑی ڈھارس بندھی یا ملی کہ پاک وہند میں جن بزرگوں نے تفسیری خدمت کی ہے، اور جن کی علمی حیثیت مسلم ہے اور جن کی خدمات وقت کی بے رخی کے ہاتھوں گوشہ نشینی یا گمنامی کی نذر ہو چکی ہیں۔ اگر سب کی نہیں تو کچھ کی عظیم تفسیری خدمت

کو یکجا کر کے نئے انداز میں حالات اور تقاضوں کے مطابق گوشہ گمنامی سے نکال کر شاہراہ عام پر رکھ دیا جائے۔ تو یہ نہ صرف قرآن مجید کی عظیم خدمت ہو گی، بلکہ ان بزرگوں کی خدمات کی بہت بڑی قدر دانی ہو گی۔[24]

جن مفسرین کے علوم سے حضرت محمد علی صدیقیؒ نے استفادہ کیا ہے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس سلسلے میں اولیت حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ اور حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے افادات کو دی ہے، اور میں نے کوشش کی ہے کہ ان بزرگوں کے تفسیری افادات پورے پورے اس میں آجائیں۔ ان دو بزرگوں کے علاوہ مولانا نے جن کے علوم سے استفادہ کیا ہے ان کی کچھ تفصیل یہ ہے۔ حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہؒ، مولانا ثناء اللہ امر تسریؒ، مولانا عبد الحق حقانیؒ، مولانا احمد علی لاہوریؒ، مولانا عبد الماجد دریابادیؒ، مولانا نعیم الدین مراد آبادیؒ، مولانا عبد العزیز محدثؒ، مولانا حسین علیؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا احمد سید دہلویؒ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ، مولانا امین احسن اصلاحیؒ، مولانا ابوالکلام آزادؒ، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ[25]

عظیم مفسرین سے استفادہ: محمد بن جریر طبریؒ، ابوالبرکات محمود نسفیؒ، محمد بن احمد قرطبیؒ، ابوسعود العماویؒ، محمود بن عمر زمخشریؒ، حسن بن محمد نیشاپوریؒ، رشید رضاؒ، حسین بن مسعود بغویؒ، قاضی ناصر الدین بیضاویؒ، مصطفیٰ المراغیؒ، محمود الوسی بغدادیؒ، نواب صدیق حسن خاںؒ، فخر الدین رازیؒ، ابوحیان اندلسیؒ، عماد الدین بن کثیر دمشقیؒ، محمد بن علی شوکانیؒ، قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ، سید قطب مصریؒ۔

تحقیق کے لئے مفسرین سے استفادہ: ابو بکر الجصاص رازیؒ، حافظ ابن القیمؒ، حضرت شاہ ولی اللہؒ، شاطبی غرناطیؒ، مولانا سید سلیمان ندویؒ، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، مولانا منظور نعمانیؒ، ابو بکر بن العربیؒ، مولانا مناظر احسن گیلانیؒ، حافظ ابن تیمیہؒ۔[26]

خصائص (تفسیر معالم القرآن):

حضرت مولانا محمد علی صدیقی کاندھلویؒ نے تفسیر معالم القرآن لکھتے ہوئے ان تمام بنیادی اصول و قواعد کا خیال رکھا ہے جو علماء متقدمین کے ہاں موجود تھے اور وہ درج ذیل ہیں:

- حضرت مولانا نے پاک وہند کے ان مفسرین کی تفاسیر کو یکجا جمع کیا جنہوں نے فقہی طرزِ پر اپنی تفاسیر تالیف کیں۔
- اگرچہ مؤلف کے مخاطبوں کی تعداد اس مدرسہ فکر (جامعہ شہبابیہ) سے تعلق رکھتی ہے جس کی قیادت امام اعظم ابو حنیفہ فرماتے ہیں اور مؤلف خود بھی احکام کی تشریح و تعبیر میں اسی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اس کے باوجود مؤلف نے کوشش کی کہ مسائل کے پیش کرنے میں انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے اور قلم کی کوئی کروٹ کسی کی دل آزاری کا باعث نہ بنے۔

- ناظرین کی آسانی کے لیے ہر آیت پر عنوان قائم کر دیا ہے، اور آیت کی تشریح سے پہلے آیت کا مدعا و مقصود اور سیاق وسباق بتانے کے لیے ایک مختصر سی تمہید پیش کی ہے تا کہ آیت کا مفہوم سمجھنے میں پڑھنے والے کو مدد مل سکے۔
- اکثر مقامات پر قرآنی سورتوں کا دیگر آسمانی کتابوں سے تقابل کیا گیا ہے۔ ضروری مقامات پر لغوی و اصطلاحی تعریف کی گئی ہے۔ ذیل میں ہم اس تفسیر کی چند اہم خصوصیات کا ذکر کر رہے ہیں۔

i. **آیات کا عنوان و تمہید:** حضرت محمد علی صدیقی کی تفسیر کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اکثر و بیشتر حضرت آیات کا عنوان و تمہید بیان کر کے آیت کی وضاحت بیان کرتے ہیں۔

عنوان: خانہ کعبہ کا قبلہ ہونا ایک حقیقت ہے۔ تمہید: اہل کتاب پر رسول اللہ ﷺ کی صداقت پوری طرح کھل چکی تھی۔ پیشگوئیاں ان کی کتابوں میں موجود تھیں جن کے پورا ہونے کا ان کو ابھی تک انتظار تھا۔ حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے اسماعیل کے ساتھ وعدہ تھا۔ حضرت اسماعیلؑ کو عرب میں چھوڑا گیا۔ بیت اللہ سوائے عرب کے اور کہیں نہ تھا یعنی خانہ کعبہ کے علاوہ کوئی اور بیت المقدس کے نام سے مشہور نہ ہوا۔ حضرت ابراہیمؑ کا تعلق اسی گھر سے تھا۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی یادگاریں یہاں موجود تھیں۔ پس جب ابراہیمؑ کی دعاؤں کا موعود نبی آیا تو ضروری تھا کہ اس کا قبلہ یہی کعبہ ہوتا۔ اس لیے بھی کہ وہ جانتے تھے کہ بنی موجودہ عرب میں ظاہر ہونے والا ہے۔ بلکہ یہی وجہ تھی کہ نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے یہودی ملک عرب میں آکر کثرت سے آباد ہو گئے اور ان پیشن گوئیوں میں صراحت سے عرب کا نام پایا جاتا ہے۔

اناجیل کے حوالے سے صراحت آیت: چنانچہ یسبا: میں ان الفاظ کے بعد عرب کی بابت الہامی کلام آنحضرت ﷺ کی ہجرت کی پیشگوئی ہے۔ اس قدر آپ کی صداقت کے نشان موجود تھے کہ دل صداقت کا انکار نہ کر سکتے تھے۔ انجیل لوقا میں ہے کہ حضرت مسیحؑ نے آسمان پر چلے جانے سے تھوڑی دیر پہلے فرمایا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔ دیکھو میں اپنے باپ خدا کے اس موعود کو تم پر بھیجتا ہوں۔ لیکن جب تک عالم بالا سے تم کو قوت عطا نہ کی جائے یروشلم میں ٹھہرو: لوقا: اس کے بعد لوقا کی انجیل ختم ہو گئی اور اس موعود کے ظہور کا ذکر نہیں۔ یہ رسول موعود کون تھا؟ ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ کے بعد حضور انور ﷺ کے سوا کوئی پیغمبر نہیں آیا۔ انجیل کے اس فقرے میں یہ الفاظ قابل غور ہیں۔ کہ حضرت مسیحؑ کہتے ہیں کہ اس آسمانی طاقت کے ظاہر ہونے تک شہر یروشلم میں ٹھہرے رہو۔ اس سے مقصود اس قوت آسمانی کے ظہور ہونے تک یروشلم میں محض اقامت نہیں ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس رسول موعود کے ظہور تک تمہارا قبلہ بیت المقدس رہے گا۔ جب وہ آئے گا تو قبلہ مکہ میں کعبہ ہو جائے گا۔[27]

ii. **قرآنی احکامات کا تقابلی مطالعہ:** تفسیر معالم القرآن میں بعض اوقات قرآنی احکامات کا تقابل کروا کر قرآنی احکامات کو قارئین کے لیے سمجھنا آسان کیا گیا ہے۔ مثلاً:

صدقہ اور سود کا اجتماعی زندگی میں تقابلی مطالعہ: صدقات اگر ایک طرف معاملاتی زندگی کو آسان سے آسان تر بناتے ہیں تو دوسری طرف معاملاتی گناہوں کی تکفیر کا سامان کرتے ہیں۔ صدقات کے ذریعہ انسان میں اخلاق و مروت خیر اندیشی اور رفاہ عامہ کے لیے خیر سگالی کے جذبات کی تربیت ہوتی ہے اس کے بالکل برعکس سود میں محض بے مروتی، ضرر رسانی اور ظلم کی روح کار فرما ہوتی ہے اس لیے صدقات کے بعد سود کا تذکرہ فرمایا ہے اور بتادیا کہ صدقات میں جس قدر خیر ہے سود میں اسی نسبت سے برائی ہے۔ دراصل نیکی کی راہ میں خرچ کرنے کی استعداد نشو ونما نہیں ہو سکتی تھی اگر اس کا حکم دیتے ہوئے ان باتوں سے بھی نہ روک دیا جائے جو اس کی ضد ہیں انفاق فی سبیل اللہ کے حکم کے ساتھ ہی سود کی بھی ممانعت کر دی گئی جو دنیا کی تمام قوموں کی طرح عرب میں بھی رائج تھا۔ علاوہ بریں سود کا طریقہ سرمایہ داری کی راہوں کو کھولتا اور بڑھاتا ہے اور اسلام کا رخ اس کے خلاف ہے۔ وہ دولت کو پھیلانا چاہتا ہے۔ یحق اللہ الربا ویربی الصدقات۔ میں نے صدقات اور سود کا تقابلی مطالعہ پیش کر کے سود ممانعت کی علت واضح کر دی۔ دین حق کا مقصد یہ ہے کہ سود کو مٹائے اور خیرات کے جذبات کو ترقی دے۔ اگر خیرات کا جذبہ پوری طرح ترقی کر جائے تو سوسائٹی کا کوئی فرد محتاج و مفلس ہی نہیں رہ سکتا۔

iii. **تفسیر میں احادیث واقوال صحابہ:** تفسیر معالم القرآن کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تفسیر الرائے سے پرہیز کیا گیا ہے اور جہاں تک ممکن ہو سکا انہوں نے قرآن وحدیث اور اقوال صحابہ کو تفسیر میں بطور دلیل پیش کیا ہے۔

iv. **مقدمہ وتفسیر:** تفسیر معالم القرآن کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے ہر پارے کے شروع میں ایک مقدمہ لکھا ہے جس میں انہوں نے قرآن مجید کی آیات کی تفسیر وغیرہ کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ یہ مقدمہ ہر پارے کے شروع میں چار سے پانچ صفحات پر مشتمل ہے اس سے قارئین کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر کو سمجھنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

v. **مقام نزول، زمانہ نزول:** تفسیر معالم القرآن کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ہر سورت کا مقام نزولِ اور زمانہ نزول اس میں بیان کیا گیا ہے مثلاً سورۃ آل عمران کا مقام نزولِ اور زمانہ نزول بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں یہ سورۃ نبی کریم کی مدنی زندگی میں آپ پر نازل ہوئی، اور البقرۃ کے بعد نازل ہوئی ہے۔

vi. **سورت کا تقابلی مطالعہ:** سورت فاتحہ کا انجیلی دعاء سے تقابل کرتے لکھتے ہیں: یہ خوش عقیدگی نہیں اظہار حقیقت ہے کہ جس حیرت زدہ ایجاز و جامعیت کے ساتھ سورہ فاتحہ کی سات مختصر آیتوں میں توحید الٰہی اور صفات کمالیہ کو بیان کیا ہے۔ اس کی نظیر سے مذاہب عالم کے دفتر خالی ہیں اور اس سے

بڑھ کر تو کیا اس کے برابر بھی مثال پیش کرنے سے دنیائے مذاہب عاجز ہے۔ مسیحی دنیا کو بڑا ناز اپنی انجیلی دعا پر ہے۔ یہاں اس کے الفاظ سورہ فاتحہ کے مقابلے میں درج کیے جاتے ہیں۔ ہر مصنف مزاج خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ قرآن مجید کی فاتحۃ الکتاب اور اس کی انجیلی دعاء کے درمیان کیا مناسبت ہے۔[28]

سورۃ فاتحہ	انجیلی دعاء متی
ساری کی ساری تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا مربی ہے۔	اے ہمارے باپ تو جو آسمانوں پر ہے تیرا نام پاک مانا جائے۔
وہ نہایت مہربان اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔	
مالک روز جزا ہے۔	تیری بادشاہت آئے تیری مرضی جیسے آسمانوں پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی پوری ہو۔
بس ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔	
چلا ہم کو سیدھے راستے پر	ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے دے۔
ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔	جس طرح ہم نے اپنے قرضداروں کو معاف کیا ہے تو ہمارے قرض ہمیں معاف کر دے۔ اور ہمیں آزمائش میں نہ لا بلکہ برائی سے بچا۔
وہ انعام یافتہ ایسے ہوں جو نہ تیرے معتوب ہوئے ہوں اور نہ گمراہ ہوں۔	

vii. **پارہ ایک نظر میں:** ہر پارے کے شروع میں مولانا محمد علی کاندھلوی اس بارے میں چند صفحوں میں بیان کرتے ہیں جو انہوں نے اس تفسیر میں لکھا ہے۔ جس کو تفسیر کے ہر پارے کے شروع میں دیکھا جا سکتا ہے۔

اللہ کی ذات: سب سے پہلے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں بیان کیا ہے انہوں نے لکھا ہے چونکہ اللہ کی ہستی کا علم انسان کے لئے خود اپنی ہستی کے علم کی طرح بالکل فطری اور بدیہی ہے جس کیلئے دلیل اور برہان کی ضرورت نہیں ہے اور نبوت کی مخاطب قومیں اللہ کی ہستی کو ماننے والی ہیں اس لیے قرآن نے اپنی دعوت میں اس مسئلہ پر براہ راست بحث نہیں کی ہے لیکن جابجا اس نے اس موضوع پر اشارات کئے ہیں۔

اللہ کی صفات: قرآن نے اپنی دعوت کے ذریعے قوموں کی جن سنگین غلطیوں کی اصلاح کی ہے ان میں سے ایک صفات الٰہی کا مسئلہ بھی ہے۔ خدا کو ماننے کے باوجود کچھ لوگ سمجھ رہے تھے کہ جسطرح دنیا میں ایک بادشاہ ہوتا ہے اور حکومت کا کام خود نہیں کرتا بلکہ اس کے وزراء کرتے ہیں، اور جس طرح چاہتے ہیں اسی طرح کرتے ہیں۔ اللہ کا معاملہ بھی یہی ہے۔ کچھ اس طرح کی غلط فہمی میں مبتلا تھے کہ خدا بھی ویسے ہی طبعی حالات سے دوچار ہوتا ہے جیسے انسان۔ قرآن نے صفات کے موضوع پر اسطرح اصلاح کی کہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، کوئی چیز اس کی قدرت سے باہر نہیں، وہی

سب کا خالق، رزاق، پروردگار اور کارساز ہے۔ علم و حکمت کا خزانہ اللہ ہے، اللہ تعالیٰ بڑی رحمت والا نہایت مہربان گناہوں کا بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے، قیامت کے روز فیصلہ کرنا اللہ کا کام ہے، وہی ساری کائنات کا بادشاہ اور حاکم ہے سب کچھ اسی کے اختیار میں ہے۔ کسی اور کت اختیار میں کچھ نہیں ہے، زمین و آسمان میں اللہ کے سوا مددگار نہیں ہے کوئی، انسانوں کی ہدایت اللہ کے قبضے میں ہے، سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے، عزت و حکمت کا مالک ہے، انسانوں کے اعمال سے باخبر ہے۔[29]

viii. **لغوی اصطلاحی معنی:** بعض مقامات پر حضرت محمد علی صدیقی الفاظ کی لغوی و اصطلاحی تعریف کر کے اس کی وضاحت فرماتے ہیں۔ مثلاً: "ھدی للمتقین" کی تفسیر میں تقویٰ کا لغوی اصطلاحی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ لغت میں تقویٰ کے معنی حفاظت کے ہیں اور اصطلاح شریعت میں ان چیزوں سے بچنے کو تقوی کہتے ہیں جو آخرت کے لحاظ سے ضرر رساں ہوں چاہیے ان کا تعلق اخلاق سے ہو اور اقوال و افعال اور احوال سے ہو۔ قران میں ایک اور موقع پر ھدی للناس (یعنی قران ہدایت ہے انسانوں کے لیے) بھی فرمایا ہے۔ یہ گویا اس طرف اشارہ ہے جو متقی نہیں ہیں وہ در حقیقت انسان ہی نہیں۔ انسانیت اور آدمیت کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے خالق اور مالک سے ڈرے اور جو نہیں ڈرتا وہ انسان نہیں ہے جانوروں کی طرح ہے۔ سفر آخرت کے لیے تقوی کا زدراہ اور تقوی کا لباس ہی کارامد اور مفید ہے۔ بغیر زادراہ کے جیسے ایک مسافر کا سفر ناممکن ہے اسی طرح بغیر تقوی کے توشہ کے آخرت کا سفر ناممکن ہے۔ اور جیسے ایک معمولی راستہ سے برہنی گزرنا خلاف حیا اور بے شرعی ہے ایسے ہی صراط مستقیم پر لباس تقوی کے بغیر چلنا بے حیائی اور بے شرمی ہے۔[30]

ix. **قرآنی احکامات کا ثبوت دور حاضر میں:** قرآنی احکامات کو دور حاضر کے واقعات سے ثابت کرتے ہوئے تعدد ازواج کے مسئلہ میں لکھتے ہیں۔ لندن کے سکول کی ایک استانی مس میری سمتھ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے: یک زوجی کا جو قاعدہ برطانیہ میں چلا ہوا ہے وہ تمام تر غلط ہے مردوں کو دوسری شادی کی اجازت ملنی چاہیے۔ میری سمتھ کی میں اس کے لندنی وقائع نگار لکھتے ہیں: یقین ہے کہ پچیس سال سے اوپر عمر کی پچیس لاکھ بیوائیں جو اس وقت برطانیہ میں موجود ہیں دلچسپی اور قدر سے اس کتاب کو ہاتھ میں لیں گی۔ ان اقتباسات سے اندازہ لگایئے کہ تعدد ازواج جس کی اسلام نے ناگزیر ضرورت کے وقت اجازت دی ہے قانون فطرت کے کتنا مطابق ہے اور حالات نے لوگوں کو اسلام کے اس قانون کی حقانیت کا کیسے یقین دلایا ہے۔ شوپنہار نے اپنا خیال ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے: ایک بیوی پر اکتفا کرنے والے کہاں ہیں؟ میں انہیں دیکھنا چاہتا ہوں ہم میں سے ہر شخص کثرت ازواج کا قائل ہے۔ چونکہ ہر آدمی کو متعدد عورتوں کی ضرورت پڑتی ہے اس لیے مرد پر کسی قسم کی تحدید عائد نہیں کرنی چاہیے۔[31]

x. **قرآنی اصطلاحات کی وضاحت:** حضرت محمد علی صدیقیؒ نے ہر پارے کے شروع میں قرآنی اصطلاحات کی وضاحت کی ہے مثلاً تیسرے پارے کے شروع میں تکلیف، تکلیف شرعی، مدار تکلیف کی وضاحت کرتے لکھتے ہیں۔ **تکلیف:** کلف مصدر مجرد سے بنا ہے۔ کلف کے معنے شیفتہ ہونا اور بصورت اسم سیاہی زردی آمیز یا سرخی سیاہی آمیز رنگ و قاموس، کلف صیغہ صفت نسیفتہ عاش شاید اس وجہ سے کہ عاشق کے چہرہ پر برداشت مصائب کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ کلفتہ سرخی سیاہی آمیز یا سرخی مائل بسیاہی رنج، سختی، کلف کلفنا اسمع شیفتہ ہو گیا۔ کلفہ بہ اسکو فلاں چیز کا شیفتہ بنادیا۔ (افعال) تکلیف تفعیل کسی کو ناقابل برداشت حکم دیا۔ حملت الشیٔ تکلفتہ اس چیز کو میں نے دشواری کے ساتھ برداشت کیا۔ اسی سے لایکلف اللہ نفسا الا وسعھا میں یکلف استعمال ہوا ہے۔ نیز اس کے ساتھ تکلیف کی شرعی حیثیت کیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اس کے مدار کو بھی بتاتے ہیں۔[32]

xi. **سورت کا نام:** تفسیر معالم القرآن کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں سورتوں کے ناموں کی وضاحت کی گئی ہے تاکہ قارئین کو سمجھنے میں مدد مل سکے۔ سورۃ آل عمران کے نام کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اس سورۃ میں ایک جگہ آل ابراہیمؑ کے ساتھ آل عمرانؑ کا ذکر آیا ہے۔ اور عمران حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کے والد کا نام ہے۔ اور پھر اسی رکوع میں عمرانؑ کا ذکر ہے۔ یہ عمرانؑ حضرت مریمؑ کے والد تھے۔ اس لحاظ سے یہودیوں اور عیسائیوں کا سرچشمہ عمران نامی دو شخص ہوئے۔ ایک عمران حضرت موسیٰؑ کے والد ہیں اور دوسرے عمران حضرت مریمؑ کے والد ہیں۔ حضرت موسیٰؑ سے یہودیوں کا دینی سلسلہ اور حضرت مریم سے حضرت عیسیٰؑ کی والدہ کی حیثیت سے عیسائیوں کا دینی رشتہ قائم ہے۔ بہرحال چونکہ اس سورۃ میں نمایاں طور پر آل عمران کی بزرگی اور اصطفاء کا ذکر آیا ہے اس لیے پوری سورۃ کا نام آل عمران ہے۔[33]

xii. **سورۃ کا موضوع:** تفسیر معالم القرآن کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ہر سورت کے موضوع کی وضاحت کی گئی ہے۔ مثلاً سورۃ آل عمران کے موضوع کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اس سورۃ کا موضوع بھی "البقرۃ" کی طرح اجتماعی تقویٰ ہے سورۃ البقرۃ میں منصب امامت کا علم بردار ہونے کی حیثیت سے امت وسط کہا تھا۔ اور اس سورت میں خیر امت فرمایا اور وہاں شہادت علی الناس کو امت کا فرض بتایا ہے اور اس سورۃ میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو امت کا فرض بتایا گیا ہے۔ سورۃ البقرۃ میں پوری انسانیت کو متقی بننے کا تیر بہدف نسخہ بتایا تھا اور اس سورت میں اہل ایمان سے خاص کر یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ اتقو اللہ حق تقاتہ۔ اسی لیے سورت میں روئے سخن زیادہ اہل ایمان کی طرف ہے یا اہل کتاب کی طرف اہل ایمان کو تقوی شرط وہی ہے اور تقوی کے خلاف فکری اور اخلاقی کمزوریوں کی نشاندہی کی گئی ہے اور پچھلی امتوں کے فکری اور اخلاقی زوال کا عبرتناک نقشہ پیش کر کے بتایا ہے۔[34]

حاصل کلام:

تفسیر کے معنیٰ کسی چیز کا کھولنا، بیان کرنا، ظاہر کرنا مراد لیے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تاویل کے معنیٰ پھیرنا، لوٹنا اور رجوع کرنا ہے۔ اس کے علاوہ تفسیر کے مراحل اور اس کی اقسام کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔ اس مقالے میں تفسیر معالم القرآن کا اسلوب منہج بیان کیا گیا ہے۔ اس میں اسلوب کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ علماء کی آراء کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ اسلوب کے معنیٰ ڈھنگ، طریقہ، روش، اور مذہب کے ہیں۔ جبکہ منہج سے مراد راستے کا واضح ہونا یا ظاہر ہونا ہے۔ اس کے بعد تفسیر معالم القرآن کا اسلوب و منہج بیان کیا گیا ہے۔ مولانا نے اپنی تفسیر میں مختلف تفاسیر اور دیگر کتابوں کا حوالہ بھی دیا ہے۔ تفسیر معالم القرآن کی جن خصوصیات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس میں سب سے پہلے سبب تالیف کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد اس میں ان عظیم مفسرین کا ذکر بھی کیا ہے جن سے مولانا نے استفادہ کیا ہے۔ اس کے بعد ان خصوصیات کا بیان کیا ہے جن کا تفسیر میں ہمیں ذکر ملتا ہے۔ اس میں آیات کا عنوان و تمہید، قرآنی احکامات کا تقابلی مطالعہ، تفسیر میں احادیث و اقوال صحابہ، مقدمہ و تفسیر، مقام نزول، زمانہ نزول، سورت کا تقابلی مطالعہ، پارہ ایک نظر میں، لغوی اصطلاحی معنیٰ، قرآنی اصطلاحات کی وضاحت، سورت کا نام اور سورۃ کا موضوع شامل ہیں۔ اس مقالے کے تیسرے باب کی فصل اول سے پہلے تفردات کے لغوی و اصطلاحی معنیٰ کو بیان کیا ہے۔ اس کے بعد اہل علم کی نظر میں جو تفردات کی تعریف ہیں ان کا ذکر کریں گے۔

تجاویز و سفارشات:

مقالہ ہذا کی تحقیق و تدوین کے بعد اس عنوان کو منظر عام پر رکھتے ہوئے چند سفارشات پیش کی جارہی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

- اسلام کے متعلق عوامی شکوک و شبہات کے ازالے کے لیے ضروری ہے کہ تفسیر کا تعارف اس انداز میں پیش کیا جائے کہ حقیقت کھل کر سامنے آئے کہ قرآن و حدیث کے متوازی کوئی دوسری چیز نہیں ہے بلکہ یہ قرآن و حدیث ہی کا فہم اور نچوڑ ہے۔ عصر حاضر کے پیش آمدہ مسائل کے حل کے لیے چاروں فقہی مکاتب سے استفادہ کیا جائے۔
- دینی مدارس اور یونیورسٹیز میں علماء متقدمین کی تفاسیر پر تحقیق اور پیش آمدہ مسائل کے حل کے لیے موجود شعبہ جات کو مزید مضبوط اور منظم کیا جائے۔ نیز عصر حاضر کے پیش آمدہ مسائل کے حل کے لیے کتب تفاسیر سے استفادہ کیا جائے۔
- طلبات کے لیے نئی تفاسیر پر مشتمل ایسی کتب اور رسائل تیار کروائے جائیں جن میں پیش آمدہ مسائل کو قرآن و سنت کے دلائل کے ساتھ اس طرح بیان کیا جائے کہ اس کو مسائل سمجھنا آسان ہو جائے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

1 محمد عثمان، فقہیاتِ تفسیر معالم القرآن، طرز استدلال اور منہج واسلوب، سیالکوٹ: یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، ۲۰۲۲ء، ص:۰۳

2 عاصم نعیم، ڈاکٹر، پاکستان کا اردو تفسیری ادب، رجحانات اور اثرات کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ، لاہور: پنجاب یونیورسٹی پریس، ۲۰۱۹ء، ص:۴۰۳

3 عثمان، محمد، فقہیاتِ تفسیر معالم القرآن، طرز استدلال اور منہج واسلوب، ص:۱۰

4 ۔ابن منظور، لسان العرب، جلد:1، ص:472

5- J. Middleton Murray, The problem of style, London:H.Milford, Oxford university press, 1922, page no:4

6 - Alon warner, short guide to English style, Oxford:Prima edizione, Edition First, 1961, page no :2

7 ابن منظور الافریقی، محمد بن مکرم، لسان العرب، مصر: مطبعۃ المیریۃ، بولاق، ۱۳۰۰ھ، ج:۶، ص:۳۶۱، لسان العرب، ج:۲، ص:۴۵۵

8 ابن تیمیہ، **منہاج الاستقامہ**، ج:۱، ص:۶۷

9 بیان القرآن حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کی تصنیف ہے۔ یہ تفسیر چار (۴) جلدوں پر مشتمل ہے۔

10 مولانا غلام اللہ خان کی ہے، یہ تفسیر تین (۳) جلدوں پر مشتمل ہے۔

11 سید ابوالاعلیٰ مودودی نے تفہیم القرآن کی تفسیر تالیف کی ہے، جس کی چھ (۶) جلدیں ہیں۔

12 یہ تفسیر (موضح القرآن) اخلاق حسین قاسمی کی ہے، اس تفسیر کے مترجم شاہ عبد القادر دہلوی بن شاہ ولی اللہ دہلوی ہیں۔

13 تفسیر ماجدی، عبد الماجد دریابادی کی تحریر کردہ ہے، یہ تفسیر اردو میں بھی ہے اور انگریزی میں بھی شائع ہوئی ہے۔ اردو میں اس کی سات (۷) جلدیں ہیں اور انگریزی میں اس کی چار (۴) جلدیں ہیں۔

14 یہ تفسیر علامہ ابو حیان اندلسی کی تصنیف ہے جو کہ آٹھ (۸) جلدوں پر مشتمل ہے۔

15 ترجمان القرآن کے مصنف مولانا ابوالکلام آزاد ہیں، اس (تفسیر) کی تین (۳) جلدیں شائع ہوئی ہیں۔

16 اس تفسیر کا اصل نام فتح المنان ہے، مولانا عبد الحق حقانی دہلوی اس کے مؤلف ہیں اور اسی نسبت سے یہ (تفسیر) تفسیر حقانی کے نام سے معروف و مشہور ہے۔ یہ اردو کی تفسیر ہے، جسکی پانچ (۵) جلدیں ہیں۔

17 امین احسن اصلاحی کی تحریر کردہ تصنیف تدبر القرآن ہے، اس کی ابتداء میں آٹھ جلدیں تھی جبکہ اب اس تفسیر کی نو (۹) جلدیں ہیں۔

18 معارف القرآن مفتی محمد شفیع عثمانی کی اردو کی تفسیر ہے، جس کی آٹھ (۸) جلدیں ہیں۔

19 علامہ شبلی نعمانی اور مولانا سید سلیمان ندوی کی کتاب سیرت النبی ہے، جس کا اصل نام سیرۃ النبوۃ ہے۔ اس کتاب کی سات (۷) جلدیں ہیں۔

20 شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی مشہور کتاب حجۃ البالغہ ہے۔

21 یہ کتاب حافظ ابن حجر عسقلانی کی کتاب ہے۔ یہ دراصل حدیث کی کتاب ہے، اس شرح کو "صحیح بخاری" کی عظیم ترین شروح میں شمار کیا جاتا ہے۔ مصنف نے اس کو سترہ (۱۷) جلدوں میں مکمل کیا۔ لیکن اب دار المعرفہ بیروت نے آٹھ (۸) جلدوں میں صحیح بخاری کی احادیث کی تخرج کے ساتھ اس کو شائع کیا ہے۔

22 ابو محمد عبد الملک بن ہشام بن ایوب حمیری کی یہ سب سے مشہور سیرت کی کتاب ہے۔

23 یہ کتاب اظہار الحق رحمت اللہ کیرانوی کی کتاب ہے۔ یہ کتاب انہوں نے دفاع اسلام اور رد مسیحیت کے موضوع پر لکھی ہے۔

24 کاندھلوی، محمد علی، صدیقی، معالم القرآن، دہلی، انڈیا، کلاسیکل پرٹرس، 1986ء، ج:1، ص:8

25 محمد علی کاندھلوی صدیقی، معالم القرآن، ج:1، ص:9

26 محمد علی کاندھلوی صدیقی، معالم القرآن، ج:1، ص:10

27 محمد علی کاندھلوی صدیقی، معالم القرآن، لاہور: زاہد بشیر پرنٹرز، 1990ء، ج:2، ص:110

28 محمد علی کاندھلوی صدیقی، معالم القرآن، ج:1، ص:53

29 محمد علی کاندھلوی صدیقی، معالم القرآن، ج:1، ص:۱۴

30 ۔ ایضاً، ص:105

31 ۔ محمد علی کاندھلوی صدیقی، معالم القرآن، ج:3، ص:22؛ انگلستان میں بے راہ روی کو روکنے کے لیے سترھویں صدی سے کثرت ازواج کا چرچہ شروع ہو گیا۔ چنانچہ ایک شخص نے زناکاری اور نو مولود حرامی بچوں کی اموات کو روکنے کے لیے کثرت ازواج کی حمایت میں پمفلٹ شائع کیا۔ اس کے ایک صدی بعد انگلستان کے ایک قابل اعتماد اور صاحب کردار پادری نے اس مسئلہ کی تائید میں ایک کتاب لکھی۔ مشہور ماہر جنسیات جیمس ہلٹن نے فحاشی اور زناکاری کو روکنے کے لیے کثرت ازواج کے طریقہ کو اختیار کرنے کی رائے دی۔

32 ۔ محمد علی کاندھلوی صدیقی، معالم القرآن، ج:۳، ص:۲۲

33 ۔ ایضاً، ص:۳۹۳

34 ۔ ایضاً، ص:394